نوائے تلخ

کیا یونہی بے حس و بے نطق رہو گے تم بھی؟
کیا اسی برف کے ایندھن میں جلو گے تم بھی

میں سمجھتا تھا کہ دیکھو گے جو دُنیا کی روش
اُسی رفتار، اُسی رُخ سے بڑھو گے تم بھی

تم مگر بادہ و شاہد کے احاطوں میں رہے
اب تو جو وقت سزا دے وہ سہو گے تم بھی

تم نے احکامِ الٰہی سے اٹھالی ہے نظر
اپنے اس جُرم کا خمیازہ بھرو گے تم بھی

اختلافِ لبُ لہجہ کے جھگڑے نہ بسا
ٹکڑیوں میں جو بٹو گے تو مرو گے تم بھی

صلہ و اجر میں ممکن نہیں فطرت سے قصور
جو کیا ہے وہ بہر طور بھرو گے تم بھی

کچھ دنوں بعد اُٹھیں گے جو دھوئیں کے بادل
میں جو کہتا ہوں وہی بات کہو گے تم بھی

یہی دُنیا، یہی عشرت گہہ اربابِ نشاط
وہ سبق دے گی کہ بس یاد کرو گے تم بھی

میں نے ہر گام پہ آئینے بچھائے تھے کہ اب
اپنے چہروں کو کسی روز پڑھو گے تم بھی

جب کسی سمت سے قرآن کا سورج چمکا
سنگریزوں کی طرح کلمہ پڑھو گے تم بھی

تم نہ جب تک صفِ اوّل کے مسلماں ہو گے
مجرموں کی صفِ اوّل میں رہو گے تم بھی

تم سے قرآن مخاطب ہے، کہاں ہو یارو؟
کیا پیمبر کے حریفوں میں اُٹھو گے تم بھی

بھڑک اُٹھی ہے جو کشمیر و فلسطین میں آگ
تم نے اُس کو نہ بجھایا تو جلو گے تم بھی

احسان دانش